سجدہ سہو ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد کیوں کیا جاتا ہے؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلہ کے بارے میں کہ فقہ حنفی میں سجدہ سہو دائیں جانب سلام پھیرنے کے بعد کیا جاتا ہے، سلام پھیرنے سے پہلے نہیں۔ اِس کی کیا دلیل ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

احناف کے نزدیک دائیں جانب ایک سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنا بہتر ہے، جبکہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرنے سے اگرچہ سجدہ سہو ہوجائے گا، مگر ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ فقہ حنفی کا سجدہ سہو کا طریقہ یعنی سجدہ سہو کا سلام کے بعد ہونا، نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین، کثیر صحابہ کرام، تابعینِ عظام اور ائمہ دین کے عمل سے ثابت ہے، مثلاً (1) حضرت علی (2) حضرت عبد اللہ بن مسعود (3) حضرت انس بن مالک (4) حضرت ابو ہریرہ (5) حضرت ابو سلمہ (6) حضرت سعد بن ابی وقاص (7) حضرت عمار بن یاسر (8) حضرت سائب (9) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی (10) حضرت عمر بن عبد العزیز وغیرہم رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ۔ یہ تمام افراد ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کیا کرتے تھے۔

سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے کے متعلق صحیح بخاری میں ہے:

”وإذا شك أحدكم في صلاته، فليتحر الصواب فليتم عليه، ثم ليسلم، ثم يسجد سجدتين“

ترجمہ: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہوجائے، تو اسے چاہیے کہ درستی کے متعلق غور و فکر کرے اور اسی کے مطابق نماز مکمل کرے، **پھر سلام پھیرنے کے بعد (سہو کے) دو سجدے کرے۔** (صحیح البخاری، جلد 1، کتاب الصلاۃ، باب التوجہ نحو القبلۃ، صفحہ 89، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

اس حدیث مبارک پر علامہ بدر الدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں:

”أن فيه دليلا علي أن سجدتي السهو بعد السلام، وهو حجة على الشافعي ومن تبعه في أنهما قبل السلام۔۔۔

وبما قال أصحابنا الحنفية قال إبراهيم النخعي وابن أبي ليلى والحسن البصري وسفيان الثوري، وهو مروي عن علي بن أبي طالب وسعد بن أبي وقاص وعبد ابن مسعود وعبد ابن عباس وعمار بن ياسر وعبد ابن الزبير وأنس بن مالك، رضي اللہ عنهم“

ترجمہ: اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ سجدہ سہو سلام کے بعد ہوتا ہے۔ یہ حدیث امام شافعی اور ان کے متبعین کی اس بات کے خلاف حجت ہے کہ سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے۔ اور جو اصحابِ حنفیہ کا موقف ہے، وہی ابراہیم نخعی، ابنِ ابی لیلیٰ، امام حسن بصری اور حضرت سفیان ثوری رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کا کہنا ہے اور یہی حضرت علی بن ابی طالب، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عمار بن یاسر، حضرت عبد اللہ بن زبیر اور حضرت انس بن مالک رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن سے مروی ہے۔ (عمدۃ القاری، جلد 4، کتاب الصلاۃ، صفحہ 208، مطبوعہ بیروت)

یونہی دیگر کتبِ حدیث میں ہے،

واللفظ لسنن أبی داؤد: ”عن ثوبان، عن النبي صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال: لكل سهو سجدتان بعد ما يسلم“

ترجمہ: حضرت ثوبان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: (نماز میں) ہر سہو کے بدلے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ہیں۔ (سنن ابی داؤد، جلد 1، کتاب الصلاۃ، صفحہ 273، مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

ذکر کردہ حدیث کے متعلق شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1052ھ) نے لکھا:

”أن رسول الله صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال: لكل سهو سجدتان بعد ما يسلم، وتقريره أن فعله صلی اللہ علیہ والہ وسلم جاء متعارضا فتمسكنا بقوله، وهو أقوى عندنا من الفعل كما ثبت في أصول الفقه خصوصا عند التعارض“

ترجمہ: رسول اللہ صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہر سہو کے لیے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ہیں، اس مسئلے کی وضاحت یہ ہے کہ (سجدہ سہو کے محل کے متعلق) نبی کریم صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا عمل مختلف منقول ہوا ہے، لہٰذا ہمارا اِستدلال قولِ رسول صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے ہے اور وہ ہمارے نزدیک فعل سے زیادہ قوی ہے، جیساکہ اصولِ فقہ میں بالخصوص تعارض کے وقت یہ بات ثابت ہے۔ (لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 3، صفحہ 155، مطبوعہ دار النوادر، دمشق)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کے عمل کے متعلق مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

”أن عبد الله، سجد سجدتي السهو بعد السلام، وذكر أن النبي صلی اللہ علیہ والہ وسلم، فعله“

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی ایسے کیا تھا۔ (المصنف لابن ابی شیبۃ، جلد1، صفحہ387، مطبوعہ دار التاج، لبنان)

یہی عمل خلیفہ راشد حضرت علی، حضرت انس، حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ، حضرت سعد، حضرت عمار، حضرت سائب، حضرت ابن ابی لیلی اور حضرت عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم وغیرہم کا تھا۔ (المصنف لابن ابی شیبۃ، جلد1، صفحہ386-387، مطبوعہ دار التاج)

سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے کے اولیٰ ہونے کے متعلق میں علامہ زَبِیدی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 800ھ/1397ء) لکھتے ہیں:

”والخلاف في الأولوية حتى لو سجد عندنا قبل السلام جاز إلا أن الأول أولى“

ترجمہ: (سجدہ سہو کے سلام سے پہلے یا بعد ہونے میں) اختلاف اولویت کے بارے میں ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے، تو بھی جائز ہے، لیکن سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا اولیٰ ہے۔ (الجوہرۃ النیرۃ، جلد1، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، صفحہ198، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سلام سے قبل سجدہ سہو کے مکروہِ تنزیہی ہونے کے متعلق علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں:

”ولو سجد قبل السلام جاز وكره تنزيها“

ترجمہ: اگر سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا، تو جائز ہے، لیکن (ایسا کرنا) مکروہِ تنزیہی ہے۔ (در مختار، جلد2، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، صفحہ653، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9454

تاریخ اجراء: 21صفر المظفر1447ھ/16اگست2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net